جلد ۵
پنچ مل خدا - خدا مل پنچ
نمبر ۱۷

مورخہ ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۲۳ء

خواب پریشان
بندہ اور ہندی کی دلچسپ گفتگو

لاحول ولا قوۃ - بیداری میں نہیں تو خواب ہی میں سہی آخر بی صاحب سے ملاقات ہو ہی گئی۔ لنگے میں سیکڑوں پیوند ہاتھ میں جھاڑو - آدھا منھ کالا آدھا گورا دیکھ کے بندے کے ہوش اُڑ گئے سینگ کے ایڈی کا تنگ ہو گئے۔ مگر پھر بھی گئے گزرے جلال و رعب تھا رہا سہا نشان باقی تھا جس نے بات چیت کی جرأت دلائی -

بندہ "تسلیم یار کرے"

بی صاحبہ - ہندی کا نام ساری دُنیا جانتی ہے۔ ایک نام ہو تو کوئی بتائے بھرتی بھارت ماتا کہتا ہے کوئی مادر وطن کہہ کے پکارتا ہے جب سے انگریزوں کے قبضہ میں آئی انڈیا کہلاتی ہوں - اس غریبی میں بھی حکومت ہند اور گورنمنٹ آف انڈیا نام بتا کے رعب جماتی نقشہ جماتی ہوں"

بندہ "زہے نصیب کہ آج تمنائے دیرینہ بر آئی تشریف رکھیے"

ہندی - "جی نہیں اب جاؤں گی - جھاڑو بہارو کی دیر ہو گئی ہے"

بندہ "مصری کی صاحبی اُسپر جھوتراگی کا - گورنمنٹ آف انڈیا اتنا بڑا نام اور یہ ذلیل کام"

ہندی "کام کوئی بھی ذلیل نہیں ہے

پیشے میں عیب نہیں رکھیے نہ فرہاد کو نام

آجکل ہندی کا نام خاکساری ہے یعنی لاشی پاشی آدمیوں پر تنفیذ کی جنبش دعبیری ہوں اُنکی خوراک ہے جو کچھ بچے گا وہ بڑے بڑے افسروں کے کام آئے گا - اور عجب نہیں کہ ہندیانے کے طفیل میں پی بی جگت اُتر جائے پیوند وہ استقامتی گر کے ندر ہو ہم صاحب کا اترا ہوا سایہ لے یا سودیشی جرنا لوبی سے پوشی کر جائے"

بندہ "اللہ رے تجھے تیری دھج - بی صاحب جہاں تک میں نے آپ کی حالت پر غور کیا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ قسمت کی فیاضی نے آپ کے بارے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی ماشاء اللہ بال بچوں والی ہیں"

ہندی "قربان ایسے بال بچوں کے کمبخت آپس ہی میں کٹے مرتے ہیں جو یہی اس قابل ہوتے تو رونا کاہے کا تھا"

بندہ "پھر ان کو سمجھائیے"

ہندی "کس کو سمجھاؤں اندھوں کو؟ پاگلوں کو؟ بہروں کو یا بیویوں کو؟ ارے ان ناخلفوں میں کون سی صفت ہے! پڑھ لکھ کے دو تین کام کرتے ہیں۔ محرری - فرنگستان کی دلالی یعنی بدیشی مال کی تجارت - دو چار پیسے کر کھا کے اپنا پیٹ پالنا یعنی وکالت - بھائیوں میں جھگڑا - اپنوں سے نفرت غیروں سے رشتہ داری ڈگری ڈھونڈنا بھیک مانگنا"

بندہ "اچھا اولاد کو جانے دیجیے - خدا کی عنایت سے آپ مالدار ہیں جو چیزیں آج ادنیٰ اعلیٰ سلطنتوں کو بڑی بڑی طاقتوں سے دبنے جھکنے نہیں دیتیں آپ کے یہاں بافراط موجود ہیں - مثلاً کوئلہ"

ہندی "واہ کوئلوں کی سوداگری میں ہاتھ منھ دونوں کالے - گوروں نے لوگوں کو یہ کالا دھن ایسا بھایا کہ سب ہڑپ کر گئے۔

کوے کی طرح دل سے ہمارا کیا بچا

بندہ "اچھا لوہا تو سہی اور بافراط ہے"

ہندی - "لوہا تو اب کہیں اور لوہا بڑی بلا ہے
یگ آگو پت سے یک پا بچھوت جانے"

یہاں یہ لوہے کے چنے ہیں جب گوروں سے چبوائے نہ چبا سکے تو میں بیچاری کس شمار قطار میں ہوں لوہے کی کانیں ساحل سے دور ہیں دوسرے اگر وہ یہاں نکالا جائے تو باہر کی کمپنیاں لوہا ہاں جائیں - اور فاقے کرنے لگیں - ہندوستانی آدمی صرف دوسروں کی اچھائی اور محنت پر واہ واہ کرنا جانتے ہیں - خود کوئی کٹھن کام اپنے ذمے نہیں لیتے یہیں بھی تو کس داعیہ پر ہے زر بل ہے یہاں نہ بافر بل ہے -

انکی وہی مثل ہے "دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام" "نوڑی کی چلم بھور ہوئے قربل کھو دیں" کہا کرتے ہیں اور جب ہمت آزمانے کا وقت آجاتا ہے تو "ہاؤ نکلاؤ مجھے سکے سے کھلاؤ" چیخنے لگتے ہیں"

بندہ "اچھا سونا تو ہے؟"

ہندی "ارے کس کے پاس ہے! مجھ غریب کے بچے اور سونا! یہ تو ایک صاحب پسند دھات ہے۔ کیسا سونا کیسا روپا ہے

سمجھنے والے کیا قدر و گوہر سمجھتے ہیں ۔ جسے مٹی سمجھتے ہیں اُسے پتھر سمجھتے ہیں

میں بیچاری کالے منھ کی ٹھگی ہوں سونا مجھے دیکھ کے طعنہ دیتا ہے

سونا کہے سنار سے اور تم میری رات ۔ کالے منھ کی گونگھچی تُلے ہیرے ساتھ

میں سونے کو طعنہ دیتی ہوں

لاموت کی میں لالی ہی لال ہی بیرنگ ۔ کالے منھ کی جب بھی لئی پکار کے سنگ

چلیے میں اپنی طرف تو سونا اپنی طرف راضی"

بندہ: بیہوش، نیز ان سب کو بلند بینی کا قائل تو ہوا
بندی: ہوگا جیسے پیٹ ہوگا ویسی بات ہوتی ہوگی تھا
معلوم ہے کہ ... ناک کے تھنے تک ...
... الا ماشاءاللہ خیر صلاح تمہاری عقل تو
... گئی ہے بھلا ولایت کے سرمایہ داروں سے
کوئی شے بچ رہی ہے۔ روئی کے کارخانوں میں
ایک تہائی کے وہ حصہ دار۔ جوٹ اور سن کی
تجارت انہیں کے قبضہ میں۔ اون بافی۔ فولاد گلانا
شراب کشی۔ شکر سازی۔ ریشم بافی۔ روغن کشی۔
رنگریزی کے کام میں ... کے وہ مالک ہوئے
ان کاریگریوں کے علاوہ کوئی صنعت یا تجارت یا
دھندا ہے جس میں اپنا کہوں چند سال سے دو
ایک دیسی کمپنیاں کسیقدر چائے کا کاروبار بچا
ایک آدھ ساہوکارے کی کمپنی ہندوستانیوں کے
ہاتھ لگی ہے۔ ورنہ یہ حال تھا کہ

مورمستا کہو اجال بیٹھے رہے
... گوارے مچھلی ... جال
مرنا سستا کر جا جال بیٹھے رہے

کھیت گروی ہیں اوسے پکا موئے آئے ...
سو وہ بھی ذری قسمت سے قدرتی پانی کا محتاج۔ اور
سرکاری مالگذاری کا زیر بار۔"

بندہ: بی صاحب یہ تو بڑی شکر کی بات ہے آپ کو
شکر کرنا چاہیے کہ سودیشی تحریک کے طفیل اب
بہت سے کام جاری ہو گئے ہیں۔ ...
کاڑھا تیار ہوتا ہے۔ دیا سلائی کا کام جاری ہو گیا۔"
بندی: اے ہوش کے ناخون لو۔ آئے وہاں سے
باتیں بنانے۔ ولایت کے مقابلے میں یہ کام بھلا کیا
پنپ سکینگے۔ کجا ہاتھ کجا مشین؟ دوسرے ولایتی
کاریگروں نے ... بنا دیا ہے گھر کی ...
کی کاریگری کیوں دل کو بھائے گی ... کا حال
تو یہ ہے کہ ... ریشم کی ایک ولایتی تھیلیاں پہنتے
ہیں اوپر سے موٹا کھدر یا گاڑھا۔"
بندہ: اچھا مویشی اور جنگل تو ہیں؟"
بندی: اے خاک۔ مویشی کا ہے قحط خشک سالی۔
... چارے کی کمی سے مارا گیا۔ جنگل سرکاری ہیں۔
چراگاہ بن سکتے ہیں نہ زمیندار ... کے کام آ سکتے
ہیں۔ اور اگر جنگل میدان بنا دیے جائیں تو
بارش موقوف ہو ہی جاتی ہے۔"
بندہ: اچھا ملازمتیں تو ہیں؟"
بندی: یہ تو رہیں کوئی تمہارے باپ کی ہیں!
ہونگی جس کی ہونگی! تمہارے لیے اُن میں خالی
... جگہیں خالی ہیں جاؤ ٹکے پر بوجھا اٹھاؤ۔
ان کے سرتوڑ سب باہر والے ہیں ان کا
نقصان کچھ قریب کچھ ماتھے ہے اور فائدہ باہر
والوں کے لیے۔ پنشنات کا تاوان میں بھرتی ہو
سکتے کے ... بھرتی کچھے بھرنا پڑتی ہے اور
... اڑا لے گئے ہیں ۹۹ فیصدی
منافع ولایت روانہ۔ اگر آج یہ سلوٹی ...
ہو جائے تو ولایت والے ان بچارے
حاکموں کا ناطقہ تنگ کر دیں۔"
بندہ: تو حاصل کلام یہ ہے کہ آپ اپنے ملک
کو کبھی اس قابل نہ بنا سکیں گے کہ صنعت ...
تجارت زراعت و حرفت کی ترقی اور آمدنی کی زیادتی
سے گری ہوئی حالت کو سنبھال سکیں۔ بجٹ
میں ہمیشہ ... آمدنی میں سدا خسارہ ...
میں عام بھیر دن تا چنا رہے گا۔ باہر والے
گراں اجرتوں پر چند روز کے لیے بلائے جائینگے
اور چند سال کے بعد بھاری پنشنیں ٹھہرا کے
سدھار جائینگے جب آڑے پڑے گا تو کمیشن بیٹھینگے
اور وہ انڈا بسکٹ کھانے اڑانے کے بعد
کاغذ پر دو بول لکھ دیا کرینگے۔ خرچ گھٹاؤ۔
آمدنی بڑھانے سے پہلے خرچ گھٹاؤ۔ خرچ گھٹنے
کی وبا میں ہمارے لاشی پاشی ملازم مبتلا
ہوتے رہینگے اور آپ کے ہاتھ میں یہی جھاڑو
پنجہ رہ جائیگا۔
بندی: ... بڑے جتنی نفرت بھر تو اور کیا
چاہتا ہے؟ اسی سارے انتظام کا خلاصہ
دو حرفوں میں ہے۔ تخفیف کی رٹ اور ٹیکس
کی رٹ۔ مجھ کو خدا نے اعتراض کرنے کے لیے
پیدا کیا ہے۔ بس خدا کی ٹھوکر جا! ٹ ٹ ٹ
ٹ ٹ ٹ ٹ ٹ ٹ ٹ"
ارے توبہ! دہائی ہے سُنو ... کہتی
جاتی ہیں اور ہاتھ سے جھاڑو کا وار کر رہی ہیں
... دہائی تہائی چوتھائی ... اس
غضب میں جان پڑ گئی۔
بندہ بھاگا بندی پیچھے دوڑی بندے کی
ٹانگ پھسلی۔ الٹا اڑا دھڑ میم۔ آنکھ جو کھلی
ہے تو پلنگ کے خشک دریا میں ملاحی کے ہاتھ
لگا رہے ہیں۔ بھئی خدا نے اس تخفیف کی جھاڑو
سے خوب بچایا ورنہ مال کے ساتھ جان کی
تخفیف بھی ہو جاتی۔
ر۔ گ

دوستی طبع

واقعہ

بعض اضلاع کے مجنون مدارس اسلامیہ اسکول
کی تصویریں نگاہوں کے سامنے ... کا تماشا
کر رہی ہیں جن پر تنخواہ دار کام کرنے والوں کے ...
کے خوف سے نقش حیرت اور تصویر ...
اس موقع پر ہمیں ایک دلچسپ مشہور حکایت
یاد آگئی ہے جسکا اظہار یقیناً ... ناظرین کے
تفنن طبع کا باعث ہوگا بشرطیکہ مولانا ...
... لکھیں یعنی بے فائدہ ...
کانوں کانوں سے کان کے نازک پردے ...
اور بالکل چپ شاہ بن جائیں۔

مشہور حکایت

گذشتہ زمانہ میں کسی بادشاہ کو ایک لائق
وزیر کی ضرورت نے پریشان کیا اور تمام قلمرو میں
منادی ہوئی کہ مخلوق خدا کی۔ ملک بادشاہ کا۔
کا حکم دربار عالی وقار کا۔ جسکو مسند وزارت میں
بیٹھ کر انتظام مملکت کے پیچ ...
... حاضر ہو۔
مگر جناب وہ زمانہ ... صدی کا زمانہ تھا
نہیں کہ ملک ... پاس ایک کی جگہ ...

ہو جائیں۔ دوسال میں سے صدی کے گزشتہ دور میں صرف نام لکھ لینے والا پر مشیر سمجھا جاتا تھا ایسے برسوں گذر گئے اور بادشاہ سلامت کو وزیر بننا تھا نہ ملا۔ حسن اتفاق کہ اسی زمانہ جاہلیت میں ایک شخص (اسماعیلیہ گروہ کا) ایرانی تیم خانہ نکالا ہوا، افسر موبستان، کردستان، قفانستان کی خاک چھانتا ہوا، بھٹکتے رینگتے دربار تک جا پہونچا بادشاہ نے اوٹ ناصورت دیکھکر جھٹ دیانتداری کا خطاب، چینک مارا، اور بائیں جانب کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ بیچارے روزگار کے مارے خاموش بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد خدا خدا کرکے طرفین کی مہر خموشی ٹوٹی۔ ارشاد ہوا آپکا نام۔ جواب چپ شاہ کا غلام۔ دوبارہ استفسار ہوا حضرت آپ کا مکان۔ فرمایا بندہ نواز ایران اس چنان چنیں کے بعد تنخواہ کی گفت وشنید ہوئی۔ وزیر صاحب نے بجائے نگاہ چرزبان ہلانے کے سرکا پسیرا انکاری انداز سے ہلایا کہ کچھ نہیں۔ پھر فرمایا۔

صرف اتنی اجازت ہو جائے کہ دربار خاص و عام میں بغیر اجازت کے چلا آیا کروں اور جب آپ کے کان کے قریب کچھ کہنے کے ارادے سے اپنا منھ لیجاؤں تو آپ مسکرا کر فرمادیا کریں ”بہت اچھا“ میں بغیر کچھ کہے خاموش اپنی جگہ پر واپس چلا آیا کروں گا بس یہی تنخواہ ہے۔ یہ سمجھ کر کہ بے دانگی مس کیا خوشامدی مفت ہاتھ آتا ہے بادشاہ سلامت نے نہایت خوشی سے منظور کر لیا۔

اے حضرت اب نہ کچھ پوچھیے بے تنخواہ کی وزارت کیا ملی نعمت عظمی ہاتھ آئی۔ اب کیا تھا جہاں کوئی بڑا معاملہ ہوا اہل غرض سے روپیہ لاکھوں مباح پر معاملہ طے کیا اور بادشاہ کے حضور میں پہونچ کر جھکے اور پھر پچھلے پیر الٹے واپس آئے۔ نذر چاند نذر کی گئی، جوسی میں عرضی ہونے لگا اور تھوڑے عرصہ ۲۰ روز بھی نہ گذرنے پائے کہ وزیر بے خبر مکروں کا شیطان سے قریب انسان بن گیا۔

آگے یہ حکایت یاد نہیں کہ وزیر اور بادشاہ سلامت کا کیا حشر ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی بے تنخواہ کے کارکنوں نے بعض بعض مدرسوں میں اندھادھند مچا رکھی ہے منتظم صاحبان چندے کے روپیہ کو اپنے پیٹ کے تنور کا ایندھن بناتے ہیں۔ اور طرہ یہ کہ مدرسہ کے گردن پر بیہودہ ان کا احسان کہ بلا تنخواہ کام کرتے ہیں۔ اگر کبھی دھوکے سے ناظم اعلے نے حساب کی جانچ بھی کی تو صورت دیکھکر خاموش ہو گئے۔ ”من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو“ کا وظیفہ گھونٹنے لگے۔

کیا معنے کہ لفضلہ تعالے نے چہرہ پہ مکر و فریب کا تہیر پڑا ہوا ہے لہذا اس سے خاموشی میں دہڑا کی گنجائش ندارد چلیے جھگڑا ختم شد۔

چندہ دینے والے حضرات یہ سمجھکر خوش ہوتے ہیں کہ ہم داخل ثواب ہوئے۔ ہمارے روپیہ سے یتیموں کی امداد ہوتی ہے ہمارا روپیہ یتیموں کی تعلیم میں صرف ہوتا ہے۔ مگر ایسے مدرسوں میں جہاں خاموشی کے پردے میں مکر و فریب کے نقارے بج رہے ہوں چندہ دینا تو آپ کو دیدہ و دانستہ قعر ظلمات میں گرا دیتا ہے۔

جہاں جہاں ایسی بدنظمیاں ہوں ناظم اعلے کو توجہ کرنا چاہیے تاکہ یتیم بچے فیض علوم دینیات سے محروم نہ رہیں اور قوم کا روپیہ دوزخ کا ایندھن نہ بنے۔ والسلام۔

راقم
کیون بتائیں
پتہ
راندہ ڈاک خانہ

المختصرات

۱۔ ۶ حافظ در کالج و دوسری کشتم در بیکدہ۔ اس مدرسہ میں ایک ترمیم حسب منشاء تکمیل الطب کی گئی ہے مستقبلین انسٹی ٹیوشن موصوف کا مطمح نظر اس نقطہ کو سیسٹی ٹیوٹ آزنے کا لحاظ رکھیں اول تو مدرسہ کی عظمت و بزرگی ہندوستان میں حق سرکار اپنی ڈسٹرکٹ بورڈ میں ضبط ہو چکی ہے۔ دوسرے دلی کے کالج کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ تکمیل الطب وغیرہ بھی کالج کہلائیں۔

۲۔ نقشۂ اوقات رمضان مبارک میں اہلِ سنت نے اس مرتبہ ختم ماہ صیام کے بعد غرہ شعبان تحریر کیا ہے یہاں تک تو کوئی مضائقہ نہیں اندیشہ صرف اسقدر ہے کہ اس شعبان کے بعد کا مہینہ بھی رحمت سے بھرا ہوا ہوگا یا خالی۔

۳۔ لکھنؤ کے ایک اعلے طبقہ کی شائع کردہ تحریر کا ایک جزو حسب ذیل ہے:-
”مسجد چوہدا ہا نظیر آباد کا تجرد حیثیت کو ظہری ملکیت شخص غیر بنا ہوا تھا“ عبارت داد طلب ہے۔

۴۔ یہ افواہ بھی تصدیق طلب ہے کہ لکھنؤ کی میونسپلٹی نے اودھ کی مجلس خلافت کو سند بھی کر لیا ہے۔ اسمیں تو شک نہیں کہ مجلس روزہ دار ہونے سے بہت قبل سے اسکی بد سلامت میں نمایاں کمی واقع ہو گئی ہے۔

۵۔ لکھنؤ کے عمدہ اور اعلے انگوٹین اور ان ادیب واٹر ورکس بیچارے بد دعا کا اثر دیکھنے کے بعد میونسپلٹی کے نئے اور ٹھیٹ سُدیشی سیوتوت کی طرف اپنی اصلاح و درستی کے لیے اور اپنی کھوئی ہوئی وقعت حاصل کرنے کے لیے بڑی توقع کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اور زبان حال سے انکے کان میں چپکے سے دور اندیشی کی درخواست کر رہے ہیں۔

۶۔ سنا ہے کہ گھاگھرا اس پار ایک مرطوب ضلع میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی صدارت پر ایک ایسے بزرگ انتخاب عمل میں آنے والا ہے جو ہمیشہ اس امر واقعہ کے ثبوت میں کوشاں رہے گا کہ کلکٹر کے سوا اور کسی کو چیرمین بنانا ایک مکاری حاقت ہے اور ایک عورت زدہ اختیارات کا مستحق ہونے سے پہلے ملک کو بھی اور نقصانات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ضلع اپنے اسکان بھر میونسپلٹی کی معرفت اس قسم کا ثبوت عرصہ سے پیش کر رہا ہے لہذا وضعداری بھی مجبور کرتی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں بھی اسی رنگ کو اختیار کیا جائے۔ قسم اداز گونڈا۔

لطائف

پیشہ نہیں مرض

"کیوں میاں صاحبزادے تمھارے ابا کا کیا پیشہ ہے؟"
"جی! وہ شاعر ہیں"
"اوہو! تو یہ کہو وہ بیچارے دائم المرض ہیں۔"

لڑکا:- کیا منہ دھونا ضروری ہے؟
ماں:- بیشک۔
لڑکا:- کیوں؟
ماں:- میل کچیل چھوٹ جاتا ہے منہ صاف ہو جاتا ہے۔
لڑکا:- مگر تم تو منہ بھی دھوتی ہو اور پوڈر بھی ملتی ہو؟

تعلق کی تشریح

(۱) "مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اسکا پردادا کسی لارڈ کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا" (فخریہ)
(۲) "جب ہی میں نے سنا تھا کہ ایک بیچارہ بڈھا مزدور (معمار) کسی لارڈ کے یہاں مرمت کرتے کرتے کوٹھے سے نیچے آ رہا اور بیچارہ مر بھی گیا۔ خدا بخشے"

آزادی

"کہیے حضرت! آپ کی بیگم صاحب تو چلی گئیں اب کیونکر بسر ہوتی ہے؟"
"بفضلہ بڑے مزے سے! جب جی میں آئی کروٹ ایک طرف سے بدلی جب جی چاہا دوسری طرف سے کوئی اعتراض کرنے والا نہیں"

تقریب ملاقات

سائل:- کیوں میڈم آپ نے اپنے دوسرے شوہر سے کس طرح ملاقات پیدا کی؟
مجیب:- نہایت دلچسپ طریقے سے شوہر مرحوم کے ساتھ ہم قدمی کے لیے نکلی تھی کھاتے میں دوسرے شوہر کا موٹر آ گیا اور پہلے شوہر صاحب بیچارے موٹر کی چپیٹ میں آ کے جان بحق ہو گئے۔

عقلمندی کا ثبوت

معلمہ:- لڑکے سے "حضرت سلیمان دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند کیوں تھے"
لڑکا:- "ان کی سیکڑوں بیویاں تھیں جو انھیں نیک مشورہ دیا کرتی تھیں"
معلمہ:- "ہرچند کہ یہ سبب تمھاری کتاب میں نہیں لکھا ہے۔ پھر بھی معقول سبب بنا دل میں آئیگا"

تمثیل اتفاقی

ایک خاتون تحت اللفظ ریلوے اسٹیشن سے برآمد ہوئیں اور کسی وجہ سے ایک گاڑی کے قریب تھاس پر کسی طرح لیٹ گئیں سامنے چند قدم کے فاصلے پر ایک اشتہار چسپاں تھا جو غالباً دانتوں کے منجن کا اشتہار تھا اس پر جلی قلم سے لکھا ہوا تھا:-
"دیکھیے جدت مکتا ہے اور برش پر لیا لیا بیٹ جاتا ہے"

التباس

ایک ہیڈ ماسٹر صاحب کا نام ... کی تھا۔ وہ اپنے معروف طلبہ سے کہنے لگے کہ اسپین میں جب کوئی شخص شہرت حاصل کرتا ہے تو اسکے نام کے قبل "ڈان" کا لفظ لگا دیتے ہیں فرض کرو کہ تم ... ہیڈ ماسٹر اسپین کا ایک مشہور شخص ہو تو اسے کیونکر پکارینگے۔
لڑکے:- مسٹر ڈان کی - مسٹر ڈانکی (ڈنکی یعنی گدھا)

ایک لکچرر صاحب فخریہ فرمانے لگے:-
"کون ہے جو میرے سامنے میرے مقابلے میں زبان کھولے آواز نکالے"
حاضرین جلسہ خاموش رہے مگر اتفاقاً ایک گدھا چلانے لگا سیپون سیپون ... اس پر زبردست قہقہہ پڑا مگر لکچرار تھا حاضر جواب کہنے لگا "شکر ہے انھوں میں ایک تو بولا"

اودھ پنچ ۱۹۲۲ء کی جلد مکمل جلد بندی کے ساتھ برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت فی جلد مع محصول ڈاک ... روپیہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

خدا ہر ایک کو نیک توفیق دے۔ اس نے مرگ و زندگی کو ایک ہی لکڑی سے ہانک دیا ہے۔ غازی انور پاشا مرتے ہیں پھر جی اٹھتے ہیں غیر مذہب کا طالب العلم ہونا تو ایک مسلم بات ہے مگر سودا مزید بجنور کے نامہ نگار کو خدا جانے کیا خیال ان نے مجھلی دکھائی تھی کہ زبردستی ہندوستانی مسلمانوں کے گھروں میں صف ماتم بچھوا دی۔ مرنے کی تاریخیں چھپیں مرثیے تصنیف ہوئے۔ جا بجا جلسہ ماتم برپا ہوئی۔ اب پھر سنا جاتا ہے کہ غازی موصوف کا جنازہ معجزۃً بفضلہ بھر پور ہے۔ آپ عنقریب ایک بحری فوج لے کے اسلام کی حمایت فرمائینگے یا دو خدا کے لیے چپ رہو یہ آخری خبر نہایت حیرت انگیز ہے۔ یا دوبارہ اسکی تردید نہ کرنا۔ کچھ دن تو خوش ہو لینے دو۔ جب نیروں سے انگورا کی قانونی وقع ہو جائیگی زندگی یا مرگ دو میں سے ایک بات ضرور طے ہو جائیگی کیوں بار بار اپنی تردید آپ ہی کرنے کی شکل میں مبتلا ہوتے ہو۔ پیٹ کا ہلکا ہونا عیب ہے۔

مصریوں میں اور فواد پاشا میں سن سمجھوتا ہو گیا۔ فواد پاشا کے اختیارات کی حدبندی کر دی گئی۔ مگر اس حدبندی کے دائرہ سے سلطنت مصر کے بیرونی تعلقات خارج ہیں یعنی ایک طرح سے اندرونی تجارت کی ڈگری ملتی ہے اب خارجی یعنی جگری حرارت باقی ہے۔ یا ردو اس حرارت کا نکلنا مشکل ہے بے جان بچے نہ ملے گی۔ یا در ہو تو اہل آئرلینڈ سے پوچھ لو۔

نمبر (۲) لوزین کانفرنس کی کارروائی ہمارے پرانے رفیق لارڈ کرزن صاحب نہ فرمائینگے۔ واقعی کیا منہ لے کے جائیں۔ جس زبان سے ترکوں کو مجبور اور محکوم بناتے تھے اسی سے ترکی حکومت کا اقرار حیا کے خلاف ہے لیکن اگر حکومت انگلستان نے ایسے شورے کو اندرونی طور پر کچھ وقعت دی تو



سرحد شام پر ترکی فوجی تیاریاں

ترک:- "حضرت معاف کیجئے گا! آپ وہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں"
فرانس:- "لوزین کانفرنس کے انتظار میں وقت گزاری"
امریکہ:- "کیسی کانفرنس اور کیسا کچھ۔ پاشا تم میری طرف دیکھو"

وزین کانفرنس نمبر (۳) کی بھی سے تیاری کر رکھے ہیں صاحب، مستعد سعد قدم ہیں کہ ناکامی اور کامیابی کی شرکت سے ایک ہی کمان میں غزاپ غڑپ رہتی ہے۔

ملک کا روزانہ جریدہ "زمانہ" جب سے مولوی ... کے زیر ادارت آگیا ہے باعتبار مضامین بہت ترقی پر ہے۔ اُمید ہے کہ آیندہ اور بھی اصلاحات کی جائیں گی۔

بارہا عرض کیا گیا کہ ہم سے تنقید کی فرمائش نہ کیجیے کیونکہ ہم تنقید کے معنی تحسین و توصیف نہیں لیتے مگر ہر ہفتہ دو چار فرمائشیں آجاتی ہیں چنانچہ اس ہفتہ جو مطبوعات یا رسالے ہمیں موصول ہوا اسکی تفصیل سن لیجیے۔

(۱) ڈسٹرکٹ اخبار میرٹھ۔ خواہ مخواہ اچھے بھلے کاغذ کو ردّی کر دیا ہے۔ اسکی ادنیٰ صفت یہ ہے جس کا جی چاہے منگا کے دیکھ لے۔

(۲) سُدرشن لاہور۔ زبان مخلص ہے مگر خدا اُردو جہان سنگھش ہے وہان تمدن کا لفظ بھی ہے۔ آپکا کام ہے ہند و مسلمانوں کو لڑوا دینا اور آرزو یہ ہے کہ مقبول عام ہو۔ حضرت ذرا خط سے مسلمانوں کے دل سو ملنے کی فکر فرماتے ہیں۔ جن صاحبوں کو اپنی زبان کی شدھی کرانا منظور ہو وہ منگائیں اور دیکھیں کہ آپکی آرزو کو آپکے عمل سے کتنا تعلق ہے۔

اس قسم کے بعض رسائل وغیرہ اہل اسلام کے زیر اہتمام بھی نکل رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض کا طرز بھی ایسا ہی ہے بجائے ہدایت و رغبت اہل الاسلام کے صفائے ایمان کو اسلام سے متنفر بنا دے گا۔ ہمارے نزدیک دونوں کا ایک ہی مقصد ہے۔ جو لوگ عام رائے کو اپنا قبلہ گاہ بنا لیتے ہیں وہ قومی مصلح نہیں ہو سکتے۔ مذہبی جوش چند گرشتہ داروں کی نیت، کنوئیں کا لکم بری کوئی شے۔ جب کوئی کام نہیں ہوتا تو لوگ کاغذ سیاہ کرنے کا دھندا اپنے سر لیتے ہیں علی کرم اللّٰہ کو ...

عمدہ اور دام سرسائل پر گلے زفنا نہیں سکتے تا کا دونین شکل پر اسے ایک ل۔ مذہب کا سودا کرتے اور تنور شکم کو گرم فرماتے ہیں۔

ایسے رسائل وغیرہ اگر محض مذہبی ہونے کا دعویٰ کریں تو ہمارا اعتراض بیکار سمجھنا چاہیے مگر یہ نہیں ہے وہ محقق بھی ہیں دانشمند بھی ہیں حکیم بھی ہیں فلسفی بھی ہیں، انجینیر بھی ہیں وکیل بھی ہیں حلوائی بھی ہیں نانبائی بھی اور سب کباب بھی ہیں۔

ہرفن میں ہیں وہ طاق انھیں کیا نہیں آتا

جب دریائے علم و معرفت ہمہ درجہ طغیانی پر ہے تو یہ آرزو کی نگاہ جریدہ بھی عالم پسند عجیب نہیں ہے۔

جن لوگوں کو بڑھاپے میں جوانی سوجھتی ہے خدا جانے وہ آئینہ نہیں دیکھتے کہ صورت مرگ کا نقشہ اپنے چہرے مہرے میں دیکھ لیں یا دنیا کو اندھا سمجھتے ہیں کہ وہ خضاب اور شیب میں فرق نہ کر سکے گی یہ ہم نے مانا کہ خدا خضاب کو سلامت رکھے بالوں کی مصنوعی سیاہی کا تو رنگ و زندگی بنا سکتی ہے۔ دانتوں کا چوکا بھی چہرے دائرہ دہن مخفف کو تھوڑی دیر کے لیے مستند و بنا سکتا ہے ٹوٹی ہوئی کمر کو اسپرٹ کے لیے پیچھے کھپچیاں باندھ کے سیدھی کیجا سکتی ہے۔ کاجل کی تحریر زنگ آلودہ تیر مژگان کے واسطے کسیس کا کام دے سکتی ہے اور گرد کھائی پلکوں کی سطر خط نسخ کھینچ سکتی ہے۔ مگر یہ سب سامان اپنے نفس کو دھوکا دے تو دے ایک جوان اطرہ شوخ دیدہ عورت کے رجھانے کے لیے ہرگز بکار آمد نہیں۔ وہ جب اُنکی جھٹی کھال رجھانے کا کال رنجلی چال دیکھا کرین دیکھے گی اور جوانی کی سی پھرتی چستی نہ پائے گی تو بجائے زینت پہلو بنانے کے تماشہ گاہ بنائے گی۔ اور اگر کہیں خدا نخواستہ بُری گھڑی آگئی یعنی از راہ طنز فرمائش کر بیٹھی کہ:-

طرز نگاہ و سرسرا سا مجھ کو نہ تو دکھا کر یون

کھینچ کے تیغ پاس آ وار کوئی لگا کے یون

تو کہیے کیسی ہوگی پھنگیا سے کونکر کر کھینگا

سُنا جاتا ہے کہ کانپور میں ایک پنجاہ و ہفت سالہ جوان اور چہار دہ سالہ پیر زن کا گٹھ بندھن ہونے والا تھا صرف بھونری بھرنی باقی تھی کہ لڑکی والوں میں سے چند اہل عقل اس پیوند پر مطلع ہوئے بھونری سے قبل طلاق کا تڑاقا ہوا اور بیچاری کے زور بازو خراہی کا پڑا کا پھینک کے رہ گیا بیچاری لڑکی نے تیر در پہلو بہ از پیر در پہلو کی معیت سے نجات پائی۔ شاید مقدمہ بازی کا بھی چارہ کا دعویٰ کیا جائے۔ تو ہماری رائے ہے کہ یہ تجویز اعادہ جوانی۔ طلا۔ کیکل اپنا۔ معجون مقوی۔۔۔۔ اور سفوف مراد کے نسخے پیش کیے جائیں اور ان دواؤں کے دام بھی عروس کے وارثوں سے دام وام بھر لیے جائیں اور ہے نا کسی طرح خجلت تو مٹے۔

زود فر بہ زود لاغر

جب برطانیہ عظمیٰ جرمنی سے رنجیدہ تھی تو روزانہ جرمنی کی تیاریاں دیکھ کے دم نکلا جاتا تھا روزانہ اسی قسم کی خبریں سناتے تھے کہ:-

ہائے جرمنی نے ابھی تک فوج میں بموجب دفعات معاہدہ تخفیف نہیں کی۔ ہوائی جہاز بن رہے ہیں جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ اسلحہ سازی کی مشین جاری ہے۔ زمین میں گولی بارود کے مخفی ذخیرہ کا خزانہ ہے۔ مال تجارت بکثرت تیار ہو گیا ہے۔ دوائی ہے تباہی ہے جو فرانس سے اُڑ رہی ہے۔ تو جرمنی بیچارہ معذور ہے مجبور ہے مفلس ہے محتاج ہے فرانس اوس کو کھائے لیتا ہے ستون پر ظلم ہو رہا ہے۔ بہت مشکل ہے کہ ایسی خبر رسانی پر کبھی اعتماد کیا جائے۔ قیاس یہ کہتا ہے کہ جرمنی نہ معذور ہے نہ مجبور ہے۔ حرف

اخبار انگورہ کے متعلق اخبار زمیندار کا ریویو

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار زمیندار لاہور ۲۰ اپریل کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ایک ہفتہ وار اخبار بنام "انگورہ" امرتسر سے نکلنا شروع ہوا ہے جسکے ہر وقت ہمیں ہر نمبر موصول ہو چکے ہیں اس اخبار میں ترکوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات اور خبریں بہم پہنچانے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ کاغذ کھائی چھپائی عمدہ قیمت سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ..."

منیجر دفتر انگورہ امرتسر سے طلب فرمایئے

افسوس ہے کہ [illegible] کی بیماری میں مبتلا ہے۔ [illegible] کے ضمیر میں داخل ہے لیکن [illegible] اتفاقاً اس میں مبتلا ہو اور یقیناً جلد [illegible] شفا پا کر [illegible]

[illegible] کانفرنس میں [illegible] لارڈ کرزن کے جانشین ہوئے ہیں۔ [illegible] کانفرنس کے [illegible] تھا اور سال [illegible] نے امریکہ کو بعض [illegible] کانفرنس [illegible] میں جدید کرنگی اس [illegible] اہل فرانس کے [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سال جد و جہد کرنے کے بعد ایشیا میں قدم لگانے کا [illegible] کو پہنچ گیا ہے۔

[illegible] ہیں کہ [illegible] بجائے [illegible] ہیں اور شکایت ہے کہ [illegible] کی [illegible] میں [illegible] سے ایسی جانبداری کے [illegible] ہمارے کپتان صاحب کو [illegible] کرنی چاہیئے کہ ہمارے یہاں کی [illegible] ہم ایسے نہ ہوتے تو کیا ہوتا۔

[illegible] ہے کہ ہماری [illegible] فوج کے واسطے [illegible] نہیں ہے [illegible] ایک [illegible] جو دو روپیہ [illegible] بڑھ جائے دو بار [illegible] نہیں [illegible] کی [illegible] شاید کسی وقت خواب میں ڈر جائیں تو لوری دینے [illegible] کے لئے ایک [illegible] رہے۔ جب [illegible] آراستہ کرکے چلیں تو [illegible] بھلا ہونے چاہئیں کہ کوئی [illegible] سے کیا مطلب کہ [illegible] سے [illegible] کبھی [illegible] اٹھا کر [illegible] کو آنکھیں [illegible] میں بیٹھا [illegible]

گوشہ [illegible]
[illegible]

باغ [illegible] معنی
[illegible] مجلس [illegible]
[illegible] ساقی [illegible]
[illegible] ہوش
[illegible]
[illegible]

الغرض [illegible] کوئی بنا نہیں [illegible] شام کے [illegible]

[illegible] شکار [illegible] دل بہلاتے ہیں اس [illegible] ہو گئی [illegible] شکار کھیلنے [illegible] شکار ہو گئے [illegible] لیکن ہمارے [illegible] کپتان صاحب [illegible] کی طرح [illegible] شکار [illegible] میں [illegible] ہیں۔

ناخواندہ مہمان

مرزا نصر اللہ [illegible] کے یہاں شادی کی دعوت تھی [illegible] شریک ہونے کے لئے جا رہے تھے۔ [illegible] خلیلی صاحب نے ان دونوں کی گفتگو سے دعوت [illegible] کی فہرست [illegible] پانی بھر آیا۔ وہ دونوں [illegible] سے کہنے لگے کہ آپ لوگ شاید اس [illegible] مرزا نصر اللہ کے یہاں جا رہے ہیں [illegible] ہم [illegible] شام [illegible] مرزا [illegible] باتیں کرتے دعوت [illegible] خلیلی صاحب [illegible] مرزا [illegible] خلیلی

کی جانب [illegible] ہے کہ [illegible] دوست ہوگا۔ لیکن [illegible] نے مرزا سے کہا کہ آپ اپنے [illegible] دوست سے [illegible] مرزا نے [illegible] خلیلی صاحب [illegible] کے [illegible] مرزا [illegible] کہ یہ کون صاحب ہیں۔ [illegible]

خلیلی۔ [illegible] مرزا [illegible]

[illegible] مرزا [illegible]

[illegible] مرزا نصر اللہ [illegible]

[illegible] کانفرنس کی [illegible] مرزا نصر اللہ [illegible] خلیلی [illegible]

الفلاح

تبلیغی دعوت کا وکیل [illegible] اعمال [illegible]
ایک پانزدہ روزہ رسالہ

زیر [illegible] انجمن اشاعت اسلام [illegible] کی پہلی اور پندرھویں تاریخ کو شائع ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] دفتر انجمن اشاعت اسلام [illegible]

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

مغز کنجشک

[illegible] ... اعصاب کو طاقت پہونچاتی ... [illegible] ... طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردمی کی نایاب دوا ہے جسکی تعریف حد توصیف سے باہر ہے ایک جلیل القدر طبیب کا قول اور انکے مشورہ پر تنظیم کیا گیا ہے اگر اسی مقتور کے بعد دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے متلذذ ہے [illegible] بشت کے مرض کو دور کرتی ہے۔

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک سے،

مادام عنبری دو آتشہ خاص الخاص

[illegible] ... ہندوستان میں شہرت ... [illegible] ... اعضاء رئیسہ ... [illegible] ... قوت مردمی کو بڑھانے والا اور ممسک ... [illegible] ... کو دور کرتا ہے فی بوتل ... تین بوتل کے خریدار کو ایک محصول ڈاک معاف

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت میں بے نظیر ہے گئی ہوئی طاقت کو واپس دلاتا ہے جن لوگوں نے ... [illegible] ... قوت باہ کی ہو یا کسی دوسرے ... [illegible] ... فطرت افعال کی وجہ سے ... [illegible] ... ہوں انکے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے ... [illegible] ... کی امید کو بر لاتا ہے اور معنوی فائدہ ... [illegible] ... میں کرو اثر دکھاتا ہے اور ... [illegible] ... بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے - فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت ... [illegible] ... نایاب دوا ہے ... [illegible] ... قوت مردمی ... [illegible] ... پیدا کرتی ہے ... [illegible] ... قیمت فی بکس ... [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی کارڈ درکار ہے

فہرست کلاں مفت طلب فرمایئے	منیجر دواخانہ معدن الادویہ گوشہ اسٹریٹ لکھنؤ	فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

نرخنامہ اشتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۰	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سند کرہ بالا نرخنامہ ... [illegible] ... نہیں ہے ... [illegible] ... کالم ... [illegible] ... فی اشاعت

ہر بیماری کا علاج خود کرلو

[illegible] ... مشتہر منیجر ... [illegible] ... حکمت ... [illegible]

شرائط اجنسی

(۱) ... [illegible] ... پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ ... [illegible] ... کردی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچوں سے کم کی اجنسی قبول نہیں کی جائے گی۔

(۴) ... [illegible] ... صاحب ... [illegible]

... [illegible] ...

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع ... [illegible] ... لکھنؤ میں باہتمام حکیم ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر ... [illegible] ... شائع ہوا۔